أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ؟؟؟

چند دن پہلے مولانا عبد الستار صاحب کا ایک صوتی پیغام نشر ہوا جس کے بارے میں بندہ نے کئی اہلِ علم سے ذاتی طور پر رابطہ کیا اور بات چیت کی۔ پرسنلی رابطہ میں کسی ایک عالم نے بھی مولانا عبد الستار صاحب کی حرکت کو نہیں سراہا۔ جس جس عالم سے میری بات ہوئی ہر ایک نے مولانا عبد الستار صاحب کے صوتی پیغام کی مذمت کی اور ان کے طریقۂ کار کو سخت سخت غیر ذمہ دارانہ قرار دیا۔ میں چاہتا تو ان علماء کی کالز کو ریکارڈ کر لیتا۔۔۔ اور چاہوں تو ابھی ان کے نام سپردِ قلم کر دوں۔۔۔ لیکن المجالس أمانة " کا تقاضا ہے کہ ایسا کچھ نہ کیا جائے۔

دوسری طرف جب سوشل میڈیا کو دیکھا جائے تو نہ تھمنے والا ایک طوفانِ بد تمیزی بپا ہے۔ مولانا عبد الستار صاحب کے بہت سے تلامذہ تلملا رہے ہیں۔۔۔ گالی گلوچ کر رہے ہیں۔۔۔ سرِ عام میرے قتل کے مشورے دیئے جا رہے ہیں۔۔۔ بیسیوں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے واٹس ایپ اور فون کالز کے ذریعے مجھے گالیوں سے نوازا۔۔۔!!!

اسی کے بیچوں بیچ اشرف دجالی بھی مولانا عبد الستار صاحب کے شاگردوں کی ہمدردیاں لوٹنے کے لیے ان کی حمایت میں بول پڑا۔ دار العلوم میمن کراچی کے ایک مدرس نے بھی مصنف بننے کی کوشش کی لیکن بے چارے کی گفتگو ایسی بے ربط اور غیر معیاری کہ اگر خود ہی دوبارہ پڑھ لیتا تو سمندر میں جا کر ڈوبنے کے بجائے چلو بھر پانی سے کام چلا لیتا۔

بلکہ اب تو دورِ حاضر کے بریلویوں کے بے تاج بادشاہ قاضی منیب صاحب بھی میدان میں اتر چکے ہیں۔۔۔!!!
اور قاضی منیب صاحب کا اس میدان میں اترنا بنتا بھی تھا۔ کیونکہ جو کھیل بالفاظِ دیگر جس "تقیہ" کی مدد لے کر قاضی منیب صاحب پچھلے دسیوں سالوں سے بریلویوں کی صفوں میں مفتیِٔ اعظم اور نہ جانے کیسے کیسے القاب چپکائے بیٹھے ہیں، آج جب مولانا عبد الستار صاحب نے بھی اعتراف کر لیا کہ وہ بھی اسی میدان کے کلاڑی ہیں اور ان کا طریقۂ واردات بھی وہی ہے، یعنی "تقیہ بازی" تو قاضی منیب صاحب کو بریلویوں کے اندر اپنا "پیٹی بھائی" مل گیا۔۔۔ اب بھی قاضی صاحب میدان میں نہ اترتے تو کب اترتے؟؟؟

لیکن!

مولانا عبد الستار صاحب کے شاگرد ہوں یا قاضی منیب صاحب۔۔۔ ان میں سے کسی ایک سے بھی یہ نہ ہو سکا کہ

وہ اصل موضوع کی جانب آتا۔۔۔ بس سب نے مولانا صاحب کی تعریف کے پل باندھنے میں ہی عافیت سمجھی۔ جس سے صاف پتا چلتا ہے کہ اس ٹائپ کے مولویوں کی نظر میں "سچ اور جھوٹ" ، "حق اور باطل" ، "درست اور غلط" یہ سارے پیمانے صرف "شکار" کے لیے ہیں یا فقط "دوسروں" کی خاطر ہیں۔ جب بات ان کی اپنی یا کسی "اپنے" کی آجاتی ہے تو "جھوٹ" کو سچ بنانا اور "باطل" کو "حق" دکھانا ان حضرات کی چھنگلیا کا کھیل ہے۔

میں اہلِ حق سے معذرت چاہتے ہوئے اس بات کا اظہار کرنا چاہوں گا بہت ممکن ہے کہ میری معلومات میں کمی ہو اور میرے مطالعہ میں کوتاہی ہو۔ لیکن جس قدر مطالعہ میں کر سکا اور جتنی کتب بینی کا موقع مجھے ملا اس کے مطابق:

مذکورہ بالا مولویوں کی یہ صفت خالص علمائے یہود کی صفت رہی ہے جس کی اللہ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ نے جا بجا مذمت فرمائی۔

بندہ نے اپنے رسالہ میں مولانا عبد الستار صاحب کو کسی قسم کی گالی نہیں دی 32 صفحاتی رسالہ میں لگ بھگ 50 بار ان کے نام کے ساتھ "مولانا" کا سابقہ اور "صاحب" کا لاحقہ لگایا۔۔ لیکن اس کے باوجود حضرت کے تلامذہ برہم اور ایسے برہم کے بندہ ٹھکانے لگانے کے لیے سوشل میڈیا پہ پوسٹیں چلادیں۔۔۔!!!

حضرت کے شاگردوں کا شکوہ ہے کہ ان کے استاذ کی بے ادبی ہوگئی۔ لہذا شاگردوں پر لازم ہے کہ اپنے استاذ کا دفاع کریں۔

میں کہتا ہوں:

اگر تم لوگوں کا یہی معیار خاندانِ رسول ﷺ کے بارے میں ہوتا تو حالات یہاں تک نہ پہنچتے۔۔!!!

- کسی پیر کو کہو تو مرید غرانے لگ جاتے ہیں۔۔۔
- کسی مولوی کو کہو تو اس کے شاگرد کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔۔۔
- کسی سیاست دان کو کہو تو اس کے فالوورز مرنے مارنے پہ اتر آتے ہیں۔۔۔
- اس امت میں اور اس زمین کے اوپر ہر کسی کے نام پر بغیر سوچے سمجھے جان نچھاور کرنے والے موجود ہیں۔۔۔

پھر مظلوم کون ہوا؟؟؟؟؟

صرف اور صرف خاندانِ رسول ﷺ۔۔۔!!!

جی ہاں!

صرف اور صرف اولادِ پیمبر ﷺ۔۔!!!

- جن کا نام لینے پر پابندی ہے۔۔۔!!!
- جن سے بات کرنے پر پابندی ہے۔۔۔۔!!!
- جن سے ملاقات کرنے پر پابندی ہے۔۔۔۔!!!
- جن کی دست بوسی گمراہی ہے۔۔۔۔۔!!!
- جن کی قدم بوسی رفض ہے۔۔۔۔!!!

ظالمو!

کچھ شرم کرو۔۔۔۔!!!

اللہ کے حبیب کو کیا منہ دکھاؤ گئے؟

کبھی تم نے سوچا؟

کیا رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا نے تم سے یہی تقاضا کیا تھا؟

کیا رسول اللہ ﷺ کی تم پر بے پناہ عنایتوں کا یہی صلہ ہے کہ پوری دنیا کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی اولادِ پاک کے ساتھ دشمنی باندھ لو۔۔۔۔؟؟؟

مولانا عبد الستار صاحب، قاضی منیب صاحب اور دیگر نواصب و خوارج و دجالی ذہن نشین کر لیں۔۔۔۔!!!

ہم وہ نہیں ہے جو تمہارے گھٹیا رویے سے ڈر کر یا تمہاری قتل کی دھمکیوں سے خوف کھا کر اولادِ سیدہ زہراء سلام اللہ تعالی علیہا کے در کی چاکری چھوڑیں۔۔۔۔!!!

ابنائے زر تم جیسے ہوتے ہیں جن کا دین اور مذہب حالات وواقعات کے ساتھ کبھی تولہ اور کبھی ماشہ۔۔ لیکن ہم تم میں سے نہیں ہیں۔۔۔۔!!!

ہم نے اپنے لیے اور اپنی نسلوں کے لیے آلِ زہراء سلام اللہ تعالی علیہا کے در کی نوکری مانگی ہے اور جب تک ان رگوں میں خون دوڑ رہاہے اور بدن میں سانس چل رہی ہے، کسی ابنِ یزید میں ہمت نہیں جو ہمیں اس در سے پیچھے پھیر دے۔۔۔۔!!!

اور جب تک سانس کی ڈور باقی ہے، تم لوگ اور تمہاری ذریت جب بھی خانوادۂ رسول ﷺ کے خلاف زبان کھولے گی یا قلم اٹھائے گی۔۔۔ ان شاء اللہ تعالی بندہ کا قلم حرکت میں آئے گا جس سے ناصبیت کے ایوانوں میں زلزلہ آتا رہے گا۔۔۔!!!

اگر تمہارے اندر کوئی ایک بھی ایسا شخص ہے جو اپنے ہم مسلک کے "جھوٹ" کو "سچ" اور "گناہ" کو "ثواب" نہیں کہتا تو انصاف سے بتائے کہ:

- مولانا عبد الستار صاحب نے جس تقیہ کا اپنی زبان سے اعتراف کیا ہے، اس تقیہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟؟؟
- مولانا عبد الستار صاحب کے تقیہ اور روافض کے تقیہ کے بیچ کونسی حدِ فاصل ہے؟؟؟
- مولانا عبد الستار صاحب اگر قبلہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب کو بدعقیدہ سمجھتے تھے تو فقہِ حنفی کی روشنی میں اتنے بڑے نامور شخص کا "تقیہ" کرتے ہوئے ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑے رہنا جائز تھا یا ناجائز؟
- اگر ناجائز تھا تو اس کی توبہ اعلانیہ ضروری تھی یا توبہ کے بجائے تم لوگوں کو حضرت صاحب کا دفاع کرنا چاہیے تھا؟
- اگر اعلانیہ توبہ ضروری تھی تو اب تک کیوں نہیں کی؟
- اور جب تک توبہ نہیں کرتے تب تک ان کے پیچھے اداء کی گئی نمازوں کا کیا حکم ہے؟
- اور اگر حضرت صاحب پہ توبہ لازم ہے تو اس دوران ان کی حمایت میں بولنے والوں پر کیا حکم لگے گا؟ کیا وہ باطل کے حامی نہیں قرار پائیں گے؟
- اور اگر وہ باطل کے حامی ہیں تو ان پہ توبہ اعلانیہ ضروری ہے یا نہیں؟
- اور فقط توبہ کافی ہے یا اس دوران جس جس مسلمان کو گالیاں دیں، برا بھلا کہا، ان مسلمانوں سے معافی مانگنا بھی ضروری ہے؟

مولانا عبد الستار صاحب نے اپنے صوتی پیغام میں تسلیم کیا کہ "کچھ علمائے اہلِسنت بھی جنازہ میں شریک تھے"

- اگر تم لوگوں میں انصاف نام کی کوئی چیز ہے تو فقط ایک سید زادے ہی کو بدعقیدہ کہنے پر کیوں زور دے رہے ہو؟ ان "علمائے اہلِسنت" کے بارے میں شرعی فتوی کیوں جاری نہیں کر رہے جنہوں نے مولانا عبد الستار صاحب کے ساتھ مل کر حضرت قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کی اقتداء میں نماز اداء کی؟
- ان "علمائے اہلِسنت" کے نکاح اور ایمان کا کیا حکم ہے؟ اس کی وضاحت کیوں نہیں کی جارہی؟

میں آپ لوگوں سے یہ سوال نہیں کروں گا اور نہ ہی اس کا جواب مانگوں گا کہ "مولانا صاحب نے قبلہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب کو ایسا بدعقیدہ قرار دیا جن کے پیچھے نماز ہی جائز نہیں"۔ میں آپ لوگوں سے اس کی وضاحت اور اس کے ثبوت نہیں مانگوں گا۔ کیونکہ پچھلے چند سالوں کی جنگ کے دوران مجھے یقین ہو چکا ہے کہ تم لوگوں کی نظر میں پاکستان کے 99 فیصد سادات گمراہ ہیں (معاذ اللہ من ذلک) اور فقط سادات نہیں، ساداتِ کرام کا نام لینے والے علماء100 فیصد گمراہ ہیں۔ چاہے وہ حضرت ابو بکر صدیق کو سب سے افضل صحابی مانیں، کسی بھی صحابی کی سرِ مو بے ادبی نہ کریں، لیکن اگر "علی علی" کرتے ہیں تو تم لوگوں کی نظر میں وہ گمراہ ہیں۔

- البتہ یہ ضرور پوچھوں گا کہ قبلہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے تو کیا دیوبندی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟
- مولانا عبد الستار صاحب نے قبلہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد اپنے قد کاٹھ سے گرا ہوا موقف اختیار کرتے ہوئے وضاحت دینا ضروری سمجھا۔۔۔تو قاضی منیب صاحب آج تک بغیر وضاحت کے کیوں پھر رہے ہیں؟

آپ لوگوں کے فتووں کی ساری مشین گنوں کا رخ ساداتِ کرام ہی کی جانب ہے۔ کبھی قاضی منیب صاحب سے بھی پوچھا کہ:

- حضرت آپ کون ہیں؟
- آپ کا دیابنہ کے ساتھ اتنا محبت بھرا اور گہرا تعلق کیوں ہے؟
- آپ کا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا اوڑھنا بچھونا دیابنہ کے ساتھ کیوں ہے؟
- آپ نے اپنے آبائی علاقہ میں دیابنہ کو مسجد تعمیر کروا کر کیوں دی؟

مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ ان باتوں میں سے کسی کا جواب نہ دے سکیں گے اور نہ دینا چاہیں گے۔ کیونکہ

لَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ۔۔۔!!!

ہم نے آپ لوگوں کو اس وقت ہی آزما لیا تھا جب جگر گوشۂِ رسول سیدۃ نساء اہل الجنۃ کی گستاخی ہوئی تھی۔ اپنے پیروں اور مولویوں کے لیے بھڑک اٹھنے والے اور ریلیاں نکالنے والے مضامین لکھنے والے اور قتل کی دھمکیاں دینے والے، سب حضرات لسی پی کر سو گئے تھے۔

اس وقت قاضی منیب صاحب نے اپنے آفس میں بیٹھ کر مجھے بھی اپنے "مخصوص انداز" میں روکنے کی کوشش کی تھی۔ جس کے شرعی گواہ بھی موجود ہیں۔

لیکن بندہ آپ لوگوں کی دورخی پہچان چکا تھا۔۔۔ اپنے مولویوں اور پیروں کے لیے "ہر حرام کو حلال" اور خاندانِ رسول ﷺ کے لیے "دائرہ کی تنگی" والے مزاج کو قریب سے دیکھ چکا تھا۔

آپ لوگوں کا وہی کردار اب بھی کھل کر سامنے آرہا ہے۔تمہارے پاس سب کچھ اور سب کے لیے گنجائش اور جذبات ہیں۔ اگر نہیں تو آلِ رسول ﷺ کے لیے آپ لوگوں کی نظر میں نہ کوئی رحم ہے اور نہ کوئی ہمدردی۔۔۔۔!!!

أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ؟؟؟

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

09 محرم الحرام 1444ھ

08 اگست 2022ء